کہ وہ شایانِ شان اصلاحِ حال کر لیں یا خود علیحدہ ہو جائیں ورنہ کسی تخریب اور تفریق کے بغیر ان کو اس سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر اس سے تفریق بین المسلمین کا اندیشہ ہو تو پھر نمازی کسی دوسری مسجد میں دوسرے امام کے پیچھے جا کر نماز ادا کیا کریں۔ جہاں ایسی صورتِ حال کا سامنا نہ ہوا کیونکہ ضروری ہے کہ امام نیک شہرت کا حامل ہونا چاہیے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فَاِنَّھُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ عَزَّوَجَلَّ (رواہ الدارمی عن ابن عمر)

## مغالطہ

قرونِ اولیٰ میں دستور یہ رہا ہے کہ جو سیاسی قائد ہوتا وہی امام نماز بھی ہوتا تھا، گویا کہ جو سیاسی سربراہ تھا وہ اپنے علم، تقویٰ اور طہارتِ نفس کی بنا پر امامتِ نماز کا اہل بھی ہوتا تھا اور جو امام نماز ہوتا تھا وہ صرف دو رکعت کا امام نہیں ہوتا تھا بلکہ امامتِ کبریٰ یعنی ملتِ اسلامیہ کی سربراہی اور قیادت کے لیے بھی وہ موزوں سمجھا جاتا تھا مگر کچھ عرصہ بعد یہ جامعیت نہ رہی۔ جو سیاسی حکام یا حکمران تھے، سیاسی فروگزاشتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے سلطانِ جائر (ظالم یا خودسر حکمران) ہو کر رہ گئے تھے مگر کیریکٹر کے اعتبار سے ابھی ان کو بازاری کہنا مشکل تھا۔ چونکہ وہ جابر بھی تھے، اس لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا بائیکاٹ کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے والی بات بن گئی تھی، یہ صورتِ حال دیکھ کر یہ فتویٰ دیا گیا کہ آپ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں۔ ان کی کمزوریاں ان کے ساتھ، آپ کی نماز آپ کے ساتھ۔ لیکن بعد میں جب ان کے سیاسی فسق کے علاوہ اخلاقی فسق و فجور نے بھی بال و پر نکال لیے تو فقہاء نے اخلاقی فسق و فجور کے مرتکب کو بھی "سیاسی فسق" پر قیاس کر لیا اور فتویٰ دے دیا کہ ان کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیا کریں۔ گو علماء کے ایک دیدہ ور طبقہ نے اس سے اختلاف کیا تاہم غلبہ مجوزین کا رہا۔

صحابہ کے دور میں عجمی تابعیوں کے اختلاط کی وجہ سے کچھ فکری بے اعتدالیوں اور عجمی تک بندیوں نے بھی راہ پالی تھی جن کو خالص علمی مغالطوں سے تعبیر کیا جا سکتا تھا۔ اس لیے مسلمان ان اہلِ بدعت کے پیچھے بھی نماز پڑھتے رہے، مگر بعد میں جب فکری گمراہیوں، الحاد اور زندقہ نے اپنے پاؤں پھیلائے تو اہلِ علم بزرگوں کے ایک خاص طبقہ نے ان کو بھی پہلے اہلِ بدعت پر قیاس کر کے ان کو بھی امامتِ نماز کے لیے گوارا کر لیا۔

ان دونوں (عملی فسق اور بے خدا لوگوں کی فکری گمراہیوں) کے باوجود امامتِ نماز کے لیے